بسم اللہ الرحمن الرحیم

چیز خریدنے کے بعد قیمت مکمل ادا کرنے سے پہلے آگے بیچنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم نے کسی سے ایک متعین پلاٹ 10 لاکھ میں عقد صحیح کے ساتھ خریدا، اس کا ایڈوانس 3 لاکھ ادا کردیا اوراس پر قبضہ بھی کرلیا اور بقیہ 7 لاکھ کی ادائیگی کے لیے 3 ماہ کی مدت طے پا گئی۔ شرعی رہنمائی فرمائی جائے کہ ان 3 ماہ کے اندر اندر، پوری قیمت ادا کرنے سے پہلے، وہ پلاٹ ہم کسی تیسرے فرد کو پرافٹ لے کر فروخت کر سکتے ہیں یا نہیں، جبکہ بیچنے والے کی طرف سے کوئی ممانعت وغیرہ نہیں ہے؟

جواب

صورت مسئولہ میں جب پلاٹ کو عقد صحیح کے ساتھ خرید لیا گیا تو وہ آپ کی ملکیت میں آگیا، اگرچہ اس کی قیمت مکمل ادا نہیں ہوئی لہذا آپ اس پلاٹ کو آگے کسی تیسرے فرد کو عقد صحیح کے ساتھ بیچ سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔

مختصر القدوری میں ہے "وإذا حصل الإيجاب والقبول لزم البيع ولا خيار لواحد منهما إلا من عيب أو عدم رؤية۔۔۔ ويجوز البيع بثمن حال ومؤجل إذا كان الأجل معلوما" ترجمہ: اور جب ایجاب وقبول پایا جائے تو بیع لازم ہوجاتی ہے اور ان میں سے کسی کو بھی اختیار نہیں ہوتا مگر عیب کی وجہ سے یا نہ دیکھنے کی وجہ سے اور بیع درست ہے نقد ثمن کے ساتھ اور ادھار ثمن کے ساتھ جبکہ مدت معلوم ہو۔ (مختصر القدوری، کتاب البیوع، ص 78، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے "يزول ملكه عن المبيع بمجرد القبول قبل أداء الثمن اه" ترجمہ: بیچنے والے کی ملکیت، بیچی گئی چیز سے ختم ہوجاتی ہے محض قبول کرنے سے ہی، ثمن کی ادائیگی سے پہلے ہی۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الاعتاق، ج 03، ص 390، کوئٹہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے: "ولو اشتراه بأكثر من الثمن الأول قبل نقد الثمن أو بعده جاز۔۔۔ ولو باع المشتري من رجل ثم إن البائع الأول اشتراه من المشتري الثاني بأقل مما باع جاز" ترجمہ: اور اگر بیچنے والا، بیچی گئی چیز کو خریدار سے پہلے ثمن سے زیادہ کے بدلے خریدے ثمن کی ادائیگی سے پہلے یا بعد جائز ہے۔ اور اگر خریدار نے کسی شخص کو فروخت کردی پھر پہلے بائع نے اس کو دوسرے خریدار سے اس ثمن سے کم میں خریدی جتنے میں اس نے بیچی ہے تو یہ جائز ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع، الباب التاسع، ج 03، ص 132، کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں سوال ہوا "کسی اراضی کا بیع کامل کب ہوسکتا ہے جبکہ مشتری پورا زرِ ثمن ادا کردے اگر مشتری پورا نہ ادا کرے تو تا ادائے زرِ ثمن کے اس اراضی کا حاصلات مشتری کو حلال اور مباح ہے یا نہیں۔"

اس کے جواب میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: " بیع ایجاب وقبول سے تمام ہوجاتی ہے، چیز بائع کے ملک سے نکل کر مشتری کی ملک میں داخل ہوجاتی ہے ہاں پہلے مشتری کو چاہئے کہ ثمن ادا کرے، بائع کو اختیار ہے کہ جب تک ثمن نہ لے مبیع سپرد نہ کرے لیکن اگر اس نے بعض یا کل ثمن لینے سے پہلے مبیع اس کے قبضہ میں دے دی تو اس سے جو کچھ منافع حاصل ہوں ملک مشتری ہیں مشتری کے لئے حلال ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج17، ص89، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-11122

تاریخ اجراء: 16 جمادی الآخرۃ 1443ھ/20 جنوری 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net